علی محمود طٰہ خصوصیات

ابوسفیان اصلاحی ۔ علی گڑھ

قسط ۴

قصائد المآسیات

ان میں اس کے وہ قصائد شامل ہیں جن کا تعلق مراثی سے ہے۔ یا کسی کی یاد میں کہے گئے ہیں۔ یا یا کسی کی شان سے متعلق ہیں۔ حافظ اور شوقی پر کہے گئے مراثی کا شمار اس زمرے میں ہے۔ انکے علاوہ "دونوں مصری بہادر" حجاج "اور" رویس" کی تعریفیں اس میں شامل ہیں۔ شاعرم ۔ ع الہشری، عدلی یکن، محمد توفیق نسیم، شکیب ارسلان، امین عثمان، جبرئیل اور سعد زغلول کی شخصیات پر اس نے جو کچھ اظہار خیال کیا وہ بھی انہیں قصائد میں شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ قصائد عربوں کی شان میں کہے گئے ہیں۔ مثلاً شاہ عبدالعزیز آل سعود، مجاہد فوزی القاوقجی اور فلسطین کے مفتی اعظم امین الحسینی پر کہے گئے قصائد۔

اس کے بیشتر قصائد انسانیت و قومیت پر مبنی ہیں۔ ان قصائد کو اسالیب اور فنی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو شاعری کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ ان میں کچھ قصائد مثلاً مأساۃ اور "رجل" میں اچھی تصویر کشی اور فطری جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ لیکن بعض قصائد مثلاً حافظ ابراہیم پر کہے گئے مرثیہ میں تصنع ہے اور ایسے ہی بعض میں تقلید کا رنگ نمایاں ہے، مثلاً مجاہد العربی القاوقجی کی شان میں جو قصیدہ ہے اس میں تقلید کا رنگ موجود ہے۔ وہ ان کے استقبال میں کہتا ہے۔ (۱)

وقیل دنا وحوم فاشرأبّتْ صفاف النیل تستہدی حیامہ

وعانقۃ الصباح علی رباھا غضیض الطرف ینتفض منامہ

وملائکۃ علی سیناء برق بعین الملھمین ونافشانۃ (۲)

---

(۱) محاضرات فی شعر علی محمود طہ ص: ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔

(۲) شرق وغرب ص ۱۲۲ بحوالہ محاضرات فی شعر علی محمود طہ ص ۱۲۸ ۔ ۱۲۹ ۔

۳۷ے الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۱/۸۶ (اردو ترجمہ)

۳۸ے ایضاً ۱/۲۳ ۔

۳۹ے ایضاً ۱/۷ ۔

۴۰ے ایضاً ۲/۱۵۸ ۔

۴۱ے ایک رو ئیدگی جو عام طور سے بانسوں کے جنگلات اور پانی کے کنارے پیدا ہوتی ہے۔ آذربائیجان میں بکثرت پائی جاتی ہے ۔

۴۲ے الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۱/۴۳۲ (اردو ترجمہ)

۴۳ے جنوبی جزائر کا ایک پہاڑی علاقہ ۔

۴۴ے الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ ۲/۱۷ (اردو ترجمہ)

۴۵ے ایضاً ۲/۲۶۸

۴۶ے الاحاطہ فی اخبار غرناطہ ۱/۹۵

۴۷ے ایضاً ۱/۹۴-۹۳ ۔

۴۸ے (مقالہ) طب اسلامی اور جدید سائنس ۔ آیات سہ ماہی صفحہ ۱۰۱ جلد ۲ شمارہ ۲ علی گڑھ ۱۹۹۱ء

علی محمود طٰہ اور ان کی منظومات

ابوسفیان اصلاحی ۔ علی گڑھ

قسط ۲

قصائد المناسبات

ان میں اس کے وہ قصائد شامل ہیں جن کا تعلق مراثی سے ہے۔ یا کسی کی یاد میں کہے گئے ہیں۔ یا کسی کی شان سے متعلق ہیں۔ حافظ اور شوقی پر کہے گئے مراثی کا شمار اسی زمرے میں ہے۔ انکے علاوہ دو نوں المصری بحادر" مجاج "اور" روس" کی تعریفیں اس میں شامل ہیں۔ شاعرِ ۔ ع الہشری، علی یکن محمد توفیق نسیم، شکیب ارسلان، امین عثمان، جبرئیل اور سعد زغلول کی شخصیات پر اس نے جو کچھ اظہار خیال کیا وہ بھی انہیں قصائد میں شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ قصائد عربوں کی شان میں کہے گئے ہیں۔ مثلاً شاہ عبدالعزیز آل سعود، مجاہد فوزی القاوقجی اور فلسطین کے مفتی اعظم امین الحسینی پر کہے گئے قصائد۔

اس کے بیشتر قصائد انسانیت و قومیت پر مبنی ہیں۔ ان قصائد کو اسالیب اور فنی نقطہ نظر سے اگر دیکھا جائے تو شاعری کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ ان میں کچھ قصائد مثلاً مأساۃ اور" رجل" میں اچھی تصویر کشی اور فطری جذبات کی ترجمانی کی گئی ہے۔ لیکن بعض قصائد مثلاً حافظ ابراہیم پر کہے گئے مرثیہ میں تصنع ہے اور ایسے ہی بعض میں تقلید کا رنگ نمایاں ہے، مثلاً مجاہد العربی القاوقجی کی شان میں جو قصیدہ ہے اس میں تقلید کا رنگ موجود ہے۔ وہ ان کے استقبال میں کہتا ہے۔ (۱)

وقیل دنا وحوم فانشرأبّت ۔۔۔ صناف النیل تستھدی حیامه

وعانقة الصباح علی رباها ۔۔۔ غضیض الطرف ینقض منامه

ورا کبه علی سیناء برق ۔۔۔ بعین الملھمین ونافشاقة (۲)

---

(۱) محاضرات فی شعر علی محمود طٰہ ص:۱۲۸ - ۱۲۹ -

(۲) شرق وغرب ص ۱۲۲ بحوالہ محاضرات فی شعر علی محمود طٰہ ص: ۱۲۸ - ۱۲۹ -

علی محمود طٰہٰ کا اسلوب

علی محمود طٰہٰ کی شاعری کا موازنہ ابو شادی، شکری اور ناجی کی شاعری سے نہیں کیا جا سکتا۔ علی محمود طٰہٰ کا مطالعہ ان لوگوں کے مقابلے میں کم تھا۔

مغربی ادب سے اس کی واقفیت تھوڑی تھی۔(۱) یہی وجہ ہے کہ مصری حیات اور جدید تقاضے اس کے یہاں بہت کم ملتے ہیں۔ ابو شادی اور شکری کا نے جدید شاعری کے میدان میں اپنی اہمیت کو تسلیم کرا لیا اور ان کا اپنا ایک اسلوب ہے۔ علی محمود طٰہٰ کے یہاں کوئی چیز ایسی نہیں ملتی کہ جس کی وجہ سے اس کی انفرادیت قائم ہو سکے۔ پھر بھی اس نے ایک حد تک اسلوب میں منفرد ہونے کی کوشش کی ہے۔ نازک الملائکہ نے اس کے اسلوب کو ان عناوین کے تحت تقسیم کیا ہے۔

(۱) علی محمود طٰہٰ کی شاعری میں بے پناہ موسیقیت اور نغمگی ہے۔ یہاں اس کا مقلدانہ رویہ نمایاں ہے۔ روایتی شعراء کا رنگ اس کے یہاں واضح ہے۔ (۲) الصورۃ الشعریہ (۳) اللفظیۃ العیۃ (۴) الرمز (۵) الضور واللون (۲)

الفاظ کے مناسب استعمال کی وجہ سے اس کی شاعری میں بڑی لطیف غنائیت پیدا ہوگئی ہے۔ عربی شاعری بالخصوص جاہلی شاعری میں جو ایک ملامت کا رجحان چلا آ رہا تھا اس سے اس نے انحراف کیا۔ فکری اور فنی قصائد میں اس نے ایک طریقہ اپنایا۔ اس نے رقت اور موسیقی پیدا کرنے والی بحروں کو استعمال کیا۔ شراب کی عظمت کو بیان کرتے وقت اس نے ایک قافیہ کی پابندی کو توڑ دیا۔ بیشتر قصائد میں عورتوں کی عظمت و فوقیت کو بیان کیا اس نے بتایا کہ عورت ایک حسین آواز، فنکار اور لذت کو عام کرنے والی ہے۔ اس نے خاص عورت کو یہاں متعین نہیں کیا۔ اس نے فطرت کی عظمت پر روشنی ڈالی اور نہایت خشوع کے ساتھ اس کے سامنے جھک گیا۔ یونانی قصوں کا بھی اس کی شاعری میں ذکر ہے۔ خاص کر اس کے دیوان "ارواح و اشباح" میں۔ یہاں اس کی فکر میں سطحیت اور افق شاعری

---

(۱) تاریخ الادب العربی فی العصر الحاضر ص: ۲۷۲۔

(۲) محاضرات فی شعر علی محمود طه ص: ۱۴۱